5 انفاق فی سبیل اللہ کے آداب و فوائد

علامہ ابتسام الٰہی ظہیر

انسانوں کی اس دنیا میں سرگرمی کا بہت بڑا حصہ رزق کمانے کے لئے ہے۔ بالعموم انسان مال کے حصول کے لئے بہت تگ ودو کرتا ہے۔ اس مال کے حصول کا مقصد اپنے گھر بار کو سنوارنا، اچھا کھانا، اچھا پہننا، بیوی بچوں کی خواہشات کو پورا کرنا اور مستقبل میں آنے والے حادثات اور خوشیوں کے لمحات میں اس کو استعمال کرنا ہوتا ہے۔ انسان کے دل میں مال کی محبت شدید ہوتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ عادیات کی آیت نمبر ۸ میں واضح فرمایا ہے "اور بیشک وہ مال کی محبت بہت سخت ہے۔"

اس مال کی محبت انسان کو کئی مرتبہ خود غرضی و حرص اور لالچ کی طرف لے جاتی ہے اور وہ اپنے گردونواح میں رہنے والے غریب، بے کس، یتامیٰ، مساکین اور مفلوک الحال لوگوں کی ضروریات کو کلی طور پر نظر انداز کر دیتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب حمید میں جہاں پر انسانوں کو نماز قائم کرنے، ذکر اذکار کرنے، روزے رکھنے اور حج کرنے کا حکم دیا وہیں پر اس مال جس کی محبت انسان کے دل میں شدید ہے اس کے ایک حصہ کو اپنے راستے میں خرچ کرنے کی تلقین کی ہے۔ ہر صاحب نصاب مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ اپنے مال کا چالیسواں حصہ بطور زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ صدقات، خیرات اور انفاق فی سبیل اللہ کا عمل سارا سال جاری رہنا چاہئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کلام حمید کی مختلف سورتوں میں انفاق فی سبیل اللہ کے بہت سے فوائد بتائے ہیں۔ سورہ سباء کی آیت نمبر ۳۹ میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اللہ اس کا بدلہ دے گا اور سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔"

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے راستے میں خرچ کردہ مال کے نتیجے میں اللہ تبارک وتعالیٰ انسان کو اس مال کا بدل عطا فرماتے ہیں اور بہترین رزق عطا فرمانے والے ہیں۔

سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۷۴ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"جو لوگ اپنے مالوں ک ورات دن چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے اور نہ انہیں خوف ہے اور نہ غم۔"

گویااللہ تبارک وتعالیٰ کے راستے میں مال کو خرچ کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ انسان کی بے قراری اور جملہ غموں کو بھی دور فرمادیتے ہیں۔اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کے نتائج کے حوالے سے سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۶۱ میں ارشاد فرمایا:

''جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جیسے چاہے بڑھا چڑھا دے اور اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں پر انفاق فی سبیل اللہ کا ذکر کیا ہے وہیں انفاق فی سبیل اللہ کے آداب کا بھی ذکر کیا ہے۔انفاق فی سبیل اللہ کا پہلا ادب یہ ہے کہ انسان اپنا مال خرچ کرنے کے بعد نہ تو احسان جتلائے اور نہ ہی کسی کو ایذا دے۔سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۶۲ میں فرمایا گیا:

''جو لوگ اپنا مال اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو احسان جتلاتے ہیں نہ ایذا دیتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان پر نہ تو کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے''۔

اللہ تبارک وتعالیونے ایسا صدقہ جس کے بعد کسی کو تکلیف دی جائے اس سے بہتر نرم گفتگو اور عفوودرگزر کو قرار دیا ہے۔آیت نمبر ۲۶۳ میں ارشاد فرماتے ہیں:

''نرم بات کہنا اور معاف کر دینا اس صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد ایذا رسانی ہو اور اللہ بے نیاز اور بردبار ہے''۔

ایسے لوگ جو اپنی خیرات کے بعد احسان جتلاتے ہیں ایسے لوگوں کے صدقات اللہ تبارک وتعالیٰ باطل فرمادیتے ہیں۔اگلی آیت (۲۶۴) میں فرمایا گیا:

''اے ایمان والو! اپنی خُرات کو احسان جتلا کر اور ایذا پہونچا کر برباد نہ کرو۔''

انفاق فی سبیل اللہ کا دوسرا ادب یہ ہے کہ اپنے مال کو خالصتاً اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کے لئے خرچ کیا جائے اور اس میں کسی قسم کا دکھاوا نہ ہو۔حدیث پاک میں قیامت کے دن کے حوالے سے تین لوگوں کا ذکر آیا ہے کہ جنہیں ان کے اچھے اعمال کے باوجود تباہی اور ہلاکت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ان میں سے ایک سخی،ایک عالم اور ایک مجاہد ہوگا۔لیکن چونکہ انہوں نے یہ کام دکھلاوے کے لئے کئے ہوں گے اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو اجر وثواب سے بہرہ ور کرنے کے بجائے ناکام ونامراد کردے گا۔

انفاق فی سبیل اللہ کے آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انسان جب اللہ تبارک وتعالیٰ کے راستے میں اپنے مال کو خرچ کرے تو اس کے دل میں کسی قسم کا بخل اور ملال نہیں ہونا چاہئے اور اس کو دل کی خوشی اور یقین کے ساتھ اپنے مال کو خرچ کرنا چاہئے۔ ایسے شخص کے اجر وثواب کے بارے میں فرمایا گیا:

"ایسے لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں دل کی خوشی اور یقین کے ساتھ خرچ کرتے ہیں اس باغ جیسی ہے جو اونچی زمین پر ہو اور زوردار بارش اس پر برسے اور اپنا پھل دوگنا لائے اور اگر اس پر بارش نہ بھی برسے تو پھوار ہی کافی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے" (سورہ بقرہ ۲۶۵)

انفاق فی سبیل اللہ کے آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اپنے مال کے اچھے حصے کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سورہ بقرہ کی آیت ۲۶۷ میں ارشاد فرماتے ہیں: " اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور زمین میں سے تمہارے لئے ہماری نکالی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرو۔ ان میں سے بری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرنا جسے تم خود لینے والے نہیں ہاں اگر آنکھیں بند کر لو تو اور بات ہے اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بے پروہ اور خوبیوں والا ہے"۔ اس حقیقت کو سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۲۹ میں یوں بیان کیا گیا: " جب تک تم اپنی پسندیدہ چیزوں میں سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے راستے میں خرچ نہ کروگے ہر گز بھلائی نہ پاؤگے اور تم جو خرچ کرتے ہو اسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے۔" عام طور پر انفاق فی سبیل اللہ سے انسان کو روکنے کے لئے شیطان اس کے ذہن میں فقیری اور غربت کے خدشات ڈالتا ہے۔ یہ خدشہ یقیناً سر ابھارے گا لیکن اس سے نمٹنا ضروری ہے تاکہ شیطان شکست ہو۔

اپنی محبوب چیزوں کو خرچ کرتے ہوئے انسان کے ذہن میں یہ بات بھی ہونی چاہئے کہ انسان جو کچھ بھی خرچ کر رہا ہے اس کا علم اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات کو ہے۔ فرمایا گیا: تم جتنا کچھ خرچ کرو یعنی خیرات اور جو کچھ نذر مانو اسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے"۔ (سورہ بقرہ: ۲۷۰) انفاق فی سبیل اللہ کے آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس کا ایک حصہ پوشیدہ طور پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا جائے۔ اگرچہ شریعت میں اعلانیہ طور پر انفاق فی سبیل اللہ کرنے کی گنجائش بھی موجود ہے لیکن پوشیدہ انفاق کے نتیجے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور انسان کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ آیت نمبر ۲۷۱ میں ہے: "اگر تم صدقے خیرات کو ظاہر کرو تو وہ بھی اچھا ہے اور اگر تم اسے پوشیدہ مسکینوں کو دے دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے اعمال کی خبر رکھنے والا ہے"۔ انفاق فی سبیل اللہ کے فوائد اور ثمرات کو حاصل کرنے کے لئے اس کے آداب بجالانا بھی ضروری ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں انفاق فی سبیل اللہ کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنے راستے میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین